ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

محمد عرفان

پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اقبالیات، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔

ڈاکٹر سید شیراز علی زیدی

اسسٹنٹ پروفیسر، انچارج شعبہ اقبالیات، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد۔

رد استشراق افکار اقبال کے تناظر میں

Muhammad Irfan*

Ph.D Scholar, Department of Iqbaliyat, Allama Iqbal Open University, Islamabad.

Dr. Syed Sheraz Ali Zaidi

Assistant Professor, Incharge Department of Iqbaliyat, Allama Iqbal Open University, Islamabad.

***Corresponding Authors:** irfan31323659@gmail.com
shiraz.ali@aiou.edu.pk

"A Critical Analysis of Orientalism in the Perspective of Iqbal's Philosophy

This paper explores the rejection of Orientalism through the lens of Iqbal's thought, presenting a critical engagement with Western academic and cultural discourse. Drawing upon Islamic philosophy and the rich legacy of Muslim intellectual tradition, Iqbal offers a profound critique of Western discourse, particularly the reductionist and hegemonic attitudes embedded within Orientalism. By analyzing Iqbal’s poetry, lectures, and philosophical writings, the paper demonstrates how he challenges the colonial constructs of the East by reasserting the spiritual autonomy and intellectual sovereignty of the Muslim world. The study situates Iqbal within the broader framework

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07

of postcolonial critique, aligning his ideas with modern critical theorists such as Edward Said, albeit anticipating them by several decades. It also examines the intricate dynamics between Iqbal and the West, not merely as a binary of opposition, but as a dialogue wherein Iqbal selectively engages with Western philosophy to strengthen the cause of Muslim selfhood. Ultimately, this research highlights Iqbal's response to Orientalism as a foundational contribution to decolonizing knowledge and reclaiming the dignity of Islamic civilization in the face of colonial knowledge and power.

Key Words: *Rejection of Orientalism, Postcolonial Critique, Critique of Western Discourse, Iqbal' s Response to Orientalism*

یہ مقالہ افکارِ اقبال کی روشنی میں استشراق کے رد کا مطالعہ پیش کرتا ہے، اور مغربی علمی و ثقافتی بیانیے پر تنقیدی نظر ڈالتا ہے۔ اسلامی فلسفے اور مسلم فکری روایت کی بنیاد پر، اقبال مغرب کی طرف سے مشرق کے بارے میں قائم کردہ استشراقی تصورات پر گہری تنقید کرتے ہیں۔ ان کے کلام، خطبات اور فکری تحریروں کے تجزیے سے واضح ہوتا ہے کہ وہ مشرقی دنیا کے نوآبادیاتی نظریات کو چیلنج کرتے ہیں اور روحانی خودمختاری اور علمی خودی کو نمایاں کرتے ہیں۔ یہ مطالعہ اقبال کو مابعد نوآبادیاتی تنقید کے وسیع تر تناظر میں رکھتا ہے، اور ان کی فکر کو ایڈورڈ سعید جیسے جدید نقادوں کے ساتھ تقابلی انداز میں دیکھتا ہے، حالانکہ اقبال نے ان نظریات کی پیش گوئی کئی دہائیاں پہلے کی تھی۔ مقالے میں اقبال اور مغرب کے تعلق کا جائزہ بھی لیا گیا ہے—جو صرف مخالفت کا رشتہ نہیں بلکہ ایک فکری مکالمہ ہے، جہاں اقبال مغربی فلسفے سے وہ عناصر اخذ کرتے ہیں جو مسلمانوں کی خودی کو مضبوط بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ یوں، یہ تحقیق استشراق کے خلاف اقبال کے ردِ عمل کو علم و فکر کی نوآبادیاتی گرفت سے آزادی کی ایک بنیادی کوشش کے طور پر پیش کرتی ہے، جو اسلامی تہذیب کی عظمت اور استعماری علم و طاقت کے خلاف فکری مزاحمت کی علامت ہے۔

" علامہ اقبال نے یورپ میں قیام کے دوران استشراق (Orientalism) کا پہلا منفی تجربہ انگلینڈ میں محسوس کیا۔ ایک دفعہ کالج کی چھٹیوں میں وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ اُس کے گاؤں گئے۔ وہاں ایک تقریب ہو رہی تھی جہاں ایک عیسائی مشنری چندہ جمع کر رہا تھا۔ اس نے کچھ تصاویر دکھائیں جن میں غیر مہذب، وحشی اور غریب لوگوں کو دکھا کر یہ کہا کہ یہ

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07
ماخذ تحقیقی مجلہ

"ہندوستانی" لوگ ہیں، اور ان کی اصلاح کے لیے مشنری وفد بھیجا جائے گا۔ جب اقبال نے دیکھا کہ لوگ ان تصاویر کو سچ مان کر افسوس، ہمدردی اور حقارت کا اظہار کر رہے ہیں، تو وہ خاموش نہ رہ سکے۔ انہوں نے اجازت لے کر کھڑے ہو کر کہا جس قوم کے بارے میں یہ سب کچھ کہا جا رہا ہے، میں اسی ملک کا رہنے والا ہوں۔ میں یہاں اعلیٰ تعلیم کے لیے آیا ہوں، اور صاف ستھرا لباس پہنے آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔ جن صاحب نے جو تصویر پیش کی ہے، وہ سراسر جھوٹ اور غلط بیانی ہے۔ اقبال کی اس بات کا اثر یہ ہوا کہ مشنری کو چندہ نہ ملا اور وہ مایوس ہو کر وہاں سے چلا گیا۔"۔ (۱)

مستشرقین نے مشرق کے خلاف ایسی ہی بے بنیاد اور من گھڑت باتیں اپنی کتب و تقاریر میں نشر کی ہیں جن کی وجہ سے اہل مغرب کی نظر میں مشرق کا تصور بری طرح مجروح ہوا ہے۔ اقبال نے اپنے نثری و منظوم رشحات قلم اور خطابات و بیانات میں استشراقیت کو سامراجیت ہی کا ایک ہتھکنڈا قرار دے کر رد کیا ہے۔

پیر کرم شاہ الازہری نے استشراق کی جو تعریف کی ہے۔

"اس میں اہل مغرب بالعموم اور یہود و نصاری بالخصوص، جو مشرقی اقوام خصوصا ملت اسلامیہ کے مذاہب، زبانوں تہذیب و تمدن، تاریخ، ادب، انسانی قدروں، ملی خصوصیات، وسائل حیات اور امکانات کا مطالعہ معروضی تحقیق کے لبادے میں اس غرض سے کرتے ہیں کہ ان اقوام کو اپنا ذہنی غلام بنا کر ان پر اپنا مذہب اور اپنی تہذیب مسلط کر سکیں اور ان پر سیاسی غلبہ حاصل کر کے ان کے وسائل حیات کا استحصال کر سکیں، ان کو مستشرق کہا جاتا ہے اور جس تحریک سے یہ لوگ منسلک ہیں اس کو استشراق کہتے ہیں"۔ (۲)

رد استشراق پر تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کے لیے جن افراد نے اہم رول پیش کیا ہے ان میں اقبال کا نام سر فہرست ہے۔ سر سید احمد خان نے سب سے پہلے استشراق پر رد عمل دیا، خطبات احمدیہ لکھ کر ولیم میور کی کتاب کا جواب دیا، اسالیب مناہج اور جدید رجحانات کا جائزہ اسلامی وقت کی سب سے اہم علمی اور فکری ضرورت ہے۔ مستشرقین کا نقطہ نظر اور ہے اقبال کا اور یہاں مستشرقین کے حوالے سے اعتراضات کو فوکس کرنا ہے، اقبال کے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07
ماخذ تحقیقی مجلہ

ہاں ہر حوالے سے مستشرقین کے مطالعات کا رد پایا جاتا ہے اسلام کے حوالے سے افکار اقبال میں بے پناہ وضاحت پائی جاتی ہے۔ اقبال نے مستشرقین کی کتابوں کا رد اپنے خطوط اور شاعری دونوں میں کیا ہے، مستشرقین نے اپنی کتابوں میں اعتراضات کیے ہیں خاص طور پر پوری تاریخ اسلام کو ملوکیت قرار دیا ہے۔ ثقافتی حوالے سے کہ مسلمانوں کو کھانے پینے کا پتہ نہیں، ان کے لٹریچر میں جنوں اور پریوں کی کہانیاں ہیں، مسلمان زمینی حقائق پر بات نہیں کرتے۔ مستشرقین نے ہمیں ناول پر لگا کر خود تاریخ کا مطالعہ شروع کیا ہے۔ مستشرقین کے مطابق ناول سے زندگی کی عکاسی ہوتی۔ علامہ نے جہاں مستشرقین کے پوشیدہ مگر حقیقی مقاصد کو نظر عام میں لایا ہے وہاں ان کی تحقیقات کے فوائد بھی بتائے ہیں۔

اقبال نے اپنی شاعری میں اور نثر میں کھل کر استشراق پر بات کی ہے۔

اقبال، اکبر آلہ آبادی کے نام خط میں انہیں فرماتے ہیں۔

"یورپی کتابوں میں سے بہت ساری اپنے خاص اغراض کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہیں ان میں آپ کو اپنے مضمون کے حوالے سے مفید معلومات ملیں گی مثلا "مارشل" کی کتاب اسلام چین میں مصنف نے مشنری اغراض کے لیے لکھی ہے، اس کتاب کے خاص حصوں کے مطالعہ سے چینی مسلمانوں کے موجودہ نصب العین اور ان کی تحریکات اور آرزوؤں کا پتا چلتا ہے۔ خصوصی طور پر ان کے ادب کی نوعیت ان کی موجودہ آبادی کا پتہ، ان کے معابد سے بھی بحث کی ہے۔ "اسٹوڈرڈ" کی تصانیف جدید دنیائے اسلام ان کتابوں میں سے ہے جو جنگ عظیم کے بعد ضبط تحریر میں آئی ہیں۔ اس مصنف کا مقصد محض ایک طرح کی سیاسی اشتہار بازی ہے۔ یہ کتاب یورپی زبانوں میں لکھی ہوئی کتابوں کے بے شمار حوالے دیتی ہیں جو اسلام اور امم اسلامی پر لکھی گئی ہیں"۔ [۳]

تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ میں کم و پیش چونتیس مغربی اہل قلم کا ذکر ہے ان میں "فان کریمر" اور "ہرگرونجے" جیسے بھی شامل ہیں۔ مستشرقین کے مطالعات کا رد، افکار اقبال میں موجود ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ اقبال کے خیالات کو عام کیا جائے۔ مستشرقین نے جن پہلوؤں سے اسلام پر حملہ کیا ہے ان کا رد فکر اقبال کے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07
ماخذ تحقیقی مجلہ

تناظر میں بہت ضروری ہے۔علامہ اقبال کے مطالعاتی رجحانات کا اندازہ ان کی شعر گوئی کے ساتھ نثری تصانیف خصوصا ان کے مکتوبات سے ہوتا ہے ۔اقبال نے اپنے مکتوبات میں زیادہ وضاحت کے ساتھ استشراقی فکر کے حوالے سے اپنے افکار کا خیال پیش کیا اقبال مستشرقین کی تحقیقات کو جانبدارانہ خیال کرتے تھے۔ انہوں نے مستشرقین کی فکر سے گریز کا رویہ اپنایا۔حافظ فضل الرحمن انصاری،علوم اسلامیہ کی اعلی تعلیم کی لیے یورپ جانا چاہتے تھے اقبال نے منع کر دیا۔

> جہاں تک ریسرچ کا تعلق ہے مغرب کی یونیورسٹی کے اساتذہ کے مقاصد خاص ہیں،جن کو تحقیق کے ظاہری طلسم میں چھپایا جاتا ہے سادہ لوح مسلمان اس طلسم میں گرفتار ہو کر تباہ ہو رہے ہیں۔(۴)

فلسفہ کے حوالے سے مستشرقین کا کام اتنا اچھا نہیں اقبال نے اس پر سخت تنقید کی ہے انگریزی خطبے کا اردو ترجمہ "حکماء اسلام کے عمیق تر"، مطالعے کی دعوت کے نام سے شائع ہوا اقبال نے اس میں وضاحت کی ہے۔

> "یورپی مستشرقین نے اسلامی تاریخ لسانیات مذہب اور ادب کے میدانوں میں بلاشبہ بڑی خدمات سر انجام دی۔اسلامی فلسفہ بھی ان کی توجہ کا موضع رہا لیکن افسوس سے کہا جاتا ہے کی فلسفہ میں جو کام ہوا ہے وہ سطحی نوعیت کا ہے اور اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ لکھنے والا نہ صرف اسلامی بلکہ یورپی فکر سے بھی نا آشنا اور ناواقف ہے"۔(۵)

> "مغرب کے لوگوں میں مشرق اور اسلام کے خلاف تعصب کی ایک طویل تاریخ ہے،جو استشراق کی تحریروں میں منعکس ہوتی ہے۔استشراق با قاعدہ منصوبہ بندی سے شروع کیا گیا ہے جس میں نسل در نسل سرمایہ کاری کی گئی ہے۔یہ نہ صرف سامراجی نو آبادیات کو محکوم رکھنے اور توسیع پسندی کی پالیسیوں کو مستحکم کرنے کے لیے وجود میں لایا گیا ہے بلکہ مشرقی اقوام کو کمزور اور ست ثابت کرنا ان کا خاص مقصد ہے۔(۶)

مستشرقین اور مغربی استعمار کے تعلق کے حوالے سے اقبال کا وہ بیان بے حد اہم ہے" آرنلڈ اور براؤن" سے عقیدت کے باوجود انہیں استعماریت کا دست بازو قرار دیا۔مستشرقین کی خوبیاں اور خامیاں اقبال کی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07

نظر میں تھیں، مستشرقین کی اکثریت کا رویہ معاندانہ اور غیر ہمدردانہ رہا اپنے ملک اور قوم کی بہتری کیلئے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اپنے استاد کی مذہبی فکر کے بارے میں ان کی رائے کیا تھی سید نذیر نیازی کی گفتگو سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

"آرنلڈ کا استشراق اور اسلام سے ان کی محبت کا ذکر چھڑا تو فرمایا اسلام سے آرنلڈ کا کیا تعلق ، آرنلڈ کی وفاداری صرف انگلستان کے لیے تھی۔ وہی ان کی دنیا ہے انہوں نے جو کچھ کیا اپنے ملک کے لئے کیا ان کی وفاداری صرف اپنے ملک کے لئے تھی وہی ان کا دین تھا۔ انگلستان کے قیام کے دوران براون' کی تاریخ "ادبیات ایران "پر کچھ لکھنے کی فرمائش کی تھی میں نے انکار کر دیا۔ کیونکہ ایسی تصانیف میں انگلستان کا فائدہ نظر آتا ہے اور یہ ایرانی قومیت کو ہوا دینے کی ایک کوشش تھی۔ اسلامی ملت کی وحدت پارہ پارہ ہو جانے کا در تھا لہذا آرنلڈ کو عیسائیت سے غرض تھی نہ کہ اسلام سے۔(۷)

اسرار خودی کے دیباچے میں اقبال استشراق کا پرداچاک کرتے ہیں۔

اقبال نے مغربی ادب کو خوب پر کھا اور اس سے اخذ واکتساب میں کافی محنت کی نکلسن نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اگرچہ مغرب کے میخانے اور علم ودانش سے اقبال نے بہت زیادہ اکتساب کیا لیکن خود کو مشرقی ہی رکھا۔ مغرب کی کتابوں کے حوالے سے اقبال نے اپنے خطوط میں ان کی اہمیت بیان کی ہے۔

"قرآن کے متعلق عربی میں بعض نہایت عمدہ کتابیں ہیں مگر افسوس کے لاہور میں دستیاب نہیں ہوتی ، جرمن علماء نے بھی بہت کچھ لکھا ہے مگر جنگ کی وجہ سے وہاں سے نہیں آسکتیں۔ ان شاء اللہ بعد از جنگ بہت سی کتابیں وہاں سے منگواوں گا۔(۸)

ریاض الحسن ایم اے معاشیات کی ڈگری مکمل کرتے وقت اپنا مقالہ "Economics theory in islam پر آپ سے رہنمائی کے لیے بھیجا علامہ نے انہیں جواب میں یہ کہا۔

I forget the name of the author.Its importance is likely to attract the the attention of European scholars. Indeed some

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07

German scholars have already begun to work at it .you may also read with advantage a book called sociology of Islam (9).

سید سلیمان ندوی کو ایک خط میں کہا۔

"حال کے روسی علماء کی بعض تصانیف اسلام کے متعلق دستیاب ہو جائیں تو ان کا ترجمہ ہندوستان میں شائع ہونا چاہئے۔"(۱۰)

سید سلیمان ندوی کو فروری ۱۹۲۴ میں لکھتے ہیں۔

"جرمن زبان میں کچھ مسالہ اس کے لیے ہے اور چند کتابیں اسلامی حکماء پر حال ہی میں شائع ہوئی ہیں جو میں نے پنجاب یونیورسٹی کے لیے خریدی تھیں۔ مسلمانوں نے منطق استقرائی پر بہت لکھا ہے اور جو اضافے انہوں نے یونانیوں کی منطق پر کیے ہیں، اس کے متعلق میں ریسرچ کر رہا ہوں۔ میں آپ کا نہایت شکر گزار ہوں گا اگر آپ آزراہ عنائیت اپنے علم سے مجھے مستفیض فرمائیں بس ان کتابوں کے نام لکھ دے جن کا پڑھنا وقت کی ضرورت ہے"(۱۱)

اقبال نے مستشرقین کے پوشیدہ مگر حقیقی مقاصد کا رد پیش کیا اور ساتھ ان کی تحقیقات کو سراہا بھی ہے۔

میاں بشیر احمد کو کہا کہ، تم اگر کوئی اردو ترجے کا کام کرنا چاہتے ہو تو، گارساں دتاسی کی تصانیف کو اردو میں منتقل کروں۔(۱۲)

اکبر الہ آبادی کے نام خط میں۔

"ابن منصور الحاج کا رسالہ کتاب الطواسین کو فرانس میں نہایت زبردست اور مفید حواشی کے ساتھ شائع کیا ہے۔ فرانسیسی مستشرق نے بڑے زبردست حواشی دیے ہیں۔ (۱۳)

مستشرقین کے کارناموں سے اقبال مسلمانوں کو ترغیب دلا رہے ہیں کہ ترتیب و تدوین اور تحقیقات کے جس معیار کو وہ مسلمانوں میں دیکھنا چاہتے تھے، اس بات کا اندازہ ان کہ اس بیان سے ہوتا ہے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07

"اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ یورپ میں وسائل ایڈٹ کرنے کے بہت زیادہ مواقع ہیں لیکن آخر ہندی مسلمانوں کو بھی تو یہ کام کچھ نہ کچھ شروع کرنا ہے"۔[۱۴]

فان کریمر کی تاریخ القرآن کے بارے میں بھی علامہ نے کہا۔ ہمارے علماء کو بھی یورپ کا طرز استدلال معلوم ہو اس لیے اس کا اردو ترجمہ کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

"اگر مجھے مصروفیت سے وقت ملا تو میں فان کریمر کی تاریخ القرآن کے کچھ حصوں کا اردو ترجمہ کر ڈالوں گا، کتاب کا انداز عالمانہ اور منصفانہ ہے اگرچہ مجموعی لحاظ سے اس کا مقصد ہماری آراء اور عقائد کے خلاف ہے میرا ترجمہ کرنے کا مقصد صرف یہ ہو گا کہ ہمارے علماء کو مغرب والوں کا طرز استدلال و تحقیق معلوم ہو جائے۔[۱۵]

مشنری ڈاکٹر زویمر ۱۹۲۴ میں اقبال سے ملے۔

" قاہرہ میں ایک امریکی مشنری ہیں۔ انہوں نے بہت ساری کتابوں اور مضامین میں ملل اسلامی پر لکھا ہے۔ وہ اسلام کے مخالف مینڈیٹ رسالہ "مسلم ورلڈ" کی ادارت بھی کرتے ہی[۱۶]

پروفیسر براون کی کتاب تاریخ ادبیات فارسی کی اقبال نے خوب داد دی، گرامی کے نام خط میں۔

پروفیسر براون کی تاریخ ادبیات فارسی کی تیسری جلد میں شاہ نعمت اللہ کرمانی کا مشہور قصیدہ "حالت روز گاری بینم" شائع ہوا ہے اور یہ بھی دیکھنے کے لائق ہے۔ برصغیر میں جو نسخے اس قصیدہ کے مروج ہیں بہت زیادہ غلط ہیں، پروفیسر براون نے جو نسخہ شائع کیا ہے، بہت صحیح ہے۔[۱۷]

اٹلی کے قیام دوران اقبال کی ملاقات پرنس کا ئٹانی سے ہوئی جو مسلم تاریخ کی تصانیف و تدوین میں شغف رکھتا تھا جس کا اقبال نے ان الفاظ میں اظہار کیا۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07
ماخذ تحقیقی مجلہ

"وہ اسلامی تاریخ کا بہت ذوق رکھتا ہے اس نے بہت سارے روپے صرف کر کے تاریخی مواد جمع کیا اس نے تاریخ پر اتنی کتابیں لکھی اور اس قدر روپیہ صرف کیا ہے کوئی سلطنت اس کے ترجم کا انتظام بھی نہیں کر سکی۔"۔ (۱۸)

مستشرقین کا بنیادی ہدف پوری دنیا پر مغرب کا مذہبی، سماجی اور سیاسی غلبہ تھا اقبال چاہتے تھے کہ مسلمان مستشرقین کی منفی فکر سے باخبر رہے مشرقی اقوام اور تہذیب کے بارے مغرب میں بے پناہ تعصب پایا جاتا ہے اور غلط مقاصد پر اپنی عمارت تعمیر کی ہے۔ استشراق دراصل ملوکیت، سامراجیت، اور کولونیل ازم جیسے ابلیسی نظام سے جڑا ہے۔ مغربی اقوام نے مستشرقین کی مدد سے مغلوب اقوام اور ممالک میں جمہوریت، مساوات اور عدل جیسے الفاظ کا سہارا لے کر دراصل ملوکیت اور سامراجیت کے نفاذ کی کوشش کی ہے۔ علامہ فکر اسلامی کے عالم ہونے کے ساتھ مغربی فکر و فلسفہ کے اہم ناقد بھی تھے۔ جرمنی کا مشہور مستشرق گولڈ زوہیر جو اسلام کے بنیادی مصادر یعنی قرآن و حدیث پر اعتراضات کرنے والے اہم مستشرقین میں شامل ہیں۔

"جرمن کا ایک یہودی ہے وہ انگریزی میں نہیں لکھتا لیکن اس کی اہم ترین کتاب جرمن زبان میں ہے اور ان میں مجھے تو کوئی اہم بات نظر نہیں آئی۔ میں یورپی مستشرقین کا قائل نہیں ان کی کتب سیاسی پروپیگنڈہ یا تبلیغی مقاصد کی تخلیق کے لیے ہوتی ہیں۔ (۱۹)

مغرب کے علمی ذخیروں میں زیادہ وضاحت نو آبادیاتی توسیع پسندی اور مغربی استعمار کو فروغ دینے میں گزری۔ اقبال نے اپنی نثر اور نظم میں باور کروایا ہے کہ، مغرب انسانی ترقی کے لیے سب سے بڑا شیطان ہے۔۔ جب تک مغرب کی سیاست طبقاتی جمہوریت قوم پرستی اور ملوکیت جیسی بنیادوں پر استوار ہے انسانیت کو اس سے کوئی خیر کی توقع نہیں۔ اقبال کو مستشرقین کے ساتھ رابطے رکھنے کا براہ راست موقع ملا۔ اور ایک حد تک اس سے فائدہ اٹھایا۔ کلام اقبال کا تقریبا ساٹھ فی صد حصہ فرنگ اور تہذیب مغرب پر حکیمانہ نقد و نظر پر مشتمل ہے۔ (۲۰) اقبال کے اساتذہ میں آرنلڈ، براؤن، میک ٹیگرٹ، نکلسن، ڈبلیو آرنلڈ، سورلی شامل ہیں تہذیب مغرب کے عینی شاہد کی حیثیت سے اقبال کا مغربی فکر پر ناقدانہ تبصرہ، تحقیق کے عالمی اصولوں کے مطابق بڑا معتبر اور مستند ہے۔ آپ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07

نے مغربی دانش وروں اور مستشرقین کی علمی کاوشوں کا مطالعہ ہی نہیں کیا، بلکہ علمی میدان میں ان شخصیات سے براہ راست مراسم بھی قائم کیے تھے۔

> انیسویں صدی میں مصر کے دو حاکموں سعید پاشا اور اسماعیل پاشا نے اصلاح اور ترقی کی بڑی کوشش کی، اسماعیل نے کہا میرا ملک اب افریقہ کا حصہ نہیں لیکن نتیجہ؟ ملک کا ملک فرانس اور انگلستان کے ہاتھ گروی ہو گیا، جب اسماعیل مرا تو اس کے ملک کا حاکم اس کا جانشین نہ تھا بلکہ لارڈ کرومر تھا ایران میں بھی یہی ہوا یورپ کی تقلید کا ایک طریقہ جو ایران اور مصر نے کیا دوسرا وہ جو جاپانی قوم نے کیا اقبال اس کو سراہتے ہیں۔ انہوں نے حتی الوسع امور ظاہری میں اپنا شعار برقرار رکھا اہم باتوں میں مغرب کی پیروی کی جن کی وجہ سے مغرب ممتاز ہے یعنی قومی ہمدردی، فرض شناسی، صنعت و حرفت۔ (۲۱)

اقبال ہمارے ان قدامت پرست علماء کی طرح نہیں، وہ مغرب کی اندھی نقالی کے بالکل مخالف ہیں۔ پر اچھی چیزوں کو استعمال کرنے میں کوئی نقصان نہیں بلکہ موجودہ حالات میں وہ اس کو لازمی سمجھتے ہیں۔ یہ بات بھی درست ہے کہ انہوں نے مغربی فکر پر سخت گرفت کی ہے ان کی کتاب "ضرب کلیم" کا ٹائٹل ہی اعلان جنگ دور حاضر کے خلاف ہے۔ اقبال نے اپنی نظم اور نثر میں یہ واضح پیغام دیا ہے کہ یورپ انسانی ترقی کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ جب تک مغرب کی سیاست ان بے مقصد طبقاتی نظام جمہوریت اور ملوکیت جیسی بنیادوں پر ہے انسانیت کو اس سے خیر کی توقع نہیں۔ اقبال پس چہ باید کرد میں اپنا نقطہ نظر دیتے ہیں یورپ اپنی تلوار سے گھائل ہو چکا ہے اس نے دنیا میں لادینیت کی رسم کی بنیاد رکھ دی ہے اہل مغرب کی دانش تو ایسے ہی ہے جیسے کندھے پر تلوار ہو یہ بنی نوع انسان کے لیے ہلاکت کے درپے ہے۔ خطبات اقبال میں اقبال نے اپنا موقف دیا ہے یورپ نے بہت دیر کے بعد اعتراف کیا ہے کہ سائنسی منہاج دراصل مسلمانوں کی دریافت ہیں۔ ۱۹۱۱ کی تقریر میں اقبال کے مطابق اسلام مغربی تہذیب کے تمام عمدہ اصولوں کا سرچشمہ ہے جب سے یورپ کی ترقی کا آغاز ہوا یورپ میں علم کا چرچا مسلمانوں ہی کی یونیورسٹیوں سے ہوا اقبال مغربی شعراء و حکما کا ذکر بڑی ہی سرشاری میں کرتے ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07
ماخذ تحقیقی مجلہ

"ہیگل اور گوئٹے نے اشیا کی باطنی حقیقت تک پونچنے تک میری راہنمائی کی ہے، شیکسپیئر نے عیسی اور رومی کو نادر الوجود فطانت کی حامل قرار دیا، ایمرسن، ولیم کوپر اور لانگ فیلو، ٹینی سن کی نظموں سے ماخوذ کلام موجود ہے، ورڈورتھ کے مطالعے نے مجھے دہریت سے بچالیا۔[۲۲]

ملٹن کے موضوعات اقبال کو متاثر نہیں کرتے، لیکن اپنے مقصد سے اس کے خلوص کی اقبال بڑی قدر کرتے ہیں کوئی شاعر اپنے مقصد میں اس سے زیادہ مخلص نہیں گزرا۔ رابرٹ براونگ پر اقبال کا تبصرہ تحسین کا ایک خاص رنگ لیے ہوے ہے، کانٹ، ہیگل، نطشے میں اقبال کی دلچسپی کا سراغ بھی ملتا ہے افلاطون پر ارسطو کی تنقید کے پیچھے کارفرما ذہنیت سے بیزاری کا اظہار بھی۔ مارٹن لوتھر کی توصیف کرتے ہیں اسے تحریک اصلاح کے اثرات پر تو ان کی گہری نظر تھی۔ ڈائری میں اقبال نے ولندیزی فلسفی سپنوزہ کی تعریف جن الفاظ میں کی ہے وہ حد اعتدال سے بڑھے ہوے محسوس ہوتے ہیں اقبال مغرب کے مخالف محض نہ تھے جہاں سے متاثر ہوے اس کا اعتراف بھی کیا۔[۲۳]

اقبال مغربی تاریخ کے مشاہیر کا گہرا مطالعہ کیا اور اس مطالعے سے کسی نہ کسی طور پر متاثر بھی ہوے تاہم اقبال غیر ملکی زبان و ادب، تاریخ اور تمدن کے یک طرفہ مطالعات کے نقصانات سے بھی پوری طرح آگاہ تھے۔ اقبال نوجوانوں کو اسلامی تہذیب و تمدن کے عقلی پس منظر کے بغیر محض مغربی تعلیم دینے کے نقصانات سے غافل نہیں۔ اس بحث میں وہ غیر ملکی ادبیات اور تاریخ و تمدن کے پر جوش مطالعات اور ان کے اثرات و نتائج کو تبدیلی مذہب کے نتائج سے بھی زیادہ خطرناک قرار دیتے ہیں۔ کم و پیش ۸۳ کے قریب مغربی حکماء و فلاسفہ کا ذکر خطبات میں کیا۔ جن، میں دیکارٹ، لوتھر، کانٹ، آئن سٹائن اور برگساں اہم ترہیں۔ لوتھر نے مغرب کو مذہبی استبداد سے نجات دلائی۔ اقبال نہ تو مغربی علوم وفنون کے مخالف ہیں اور نہ ہی حاصل کردہ ترقیات کے ان کی مخالفت بنیادی طور پر جدید مغربی تہذیب و تمدن کی راہروی پر ہے، ان کی مخالفت روحانیت سے انکار کے باعث جنم لینے والی فکری بے راہروی پر ہے۔ اقبال کا اعتراض مغربی فکر کی بجائے اس سے اخذ شدہ نتائج اور اس نتائج کی بنیاد پر اختیار کیے جانے والے طرز عمل پر ہے۔ جو فکر انسان کو تخریب کی طرف لے جاے وہ انسانی نقطہ نظر سے مضر ہے مغربی فکر اقبال کی تنقید سے نہیں بچ سکی۔ اقبال نے پیام مشرق کے دیباچے میں فرمایا۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07
ماخذ تحقیقی مجلہ

"امریکہ مغربی تہذیب کے عناصر میں ایک صحیح عنصر معلوم ہوتا ہے اور اسکی وجہ شاید یہ ہے کہ یہ ملل قدیم روایات کی زنجیروں سے آزاد ہے اور اس کا اجتماعی وجدان ان اثرات و افکار کو آسانی سے قبول کر سکتا ہے۔ اس وقت دنیا میں اور بالخصوص ممالک مشرق میں ہر اس کوشش جس کا مقصد افراد و قوم کی نگاہ کو جغرافیائی حدود سے بالاتر کر کے ان میں ایک صحیح اور قوی انسانی سیرت کی تجدید یا تولید ہو قابل احترام ہے"۔(۲۴)

اقبال کی تجویز کے مطابق اسلام اور مغرب کو قریب لانے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ نہ صرف مسلمان، مستشرقین کے ظاہری طلسم کو سمجھیں اور اسلام کی حرکی مساوات پر مبنی روح کو اجاگر کریں بلکہ مستشرقین بھی اسلام کے معاملے میں انصاف سے کام لیں۔ اس کے ساتھ اسلامی ثقافت کی روح میں مسلمانوں کو مغربی علوم کا مطالعہ تو کریں لیکن بہت احتیاط کے ساتھ اور ناقدانہ نظر سے تاکہ وہ ان کے طلسم میں گرفتار نہ ہو۔ اقبال نے اسلام کی روشنی میں مغربی نظام اور مسخ شدہ اسلام دونوں پر کھڑی تنقید کی ہے اس لیے کہ للہ المشرق والغرب پیام مشرق کے سرورق پر لکھا ہے۔ ایک زمانہ تھا اسلام مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوا تھا۔ قیصری و کسری کے ایوان اس سے لرزاں تھے۔ جرمن کی مستشرق این مری شمل نے اقبال پر اعتراضات لگائے ہیں، کہ اقبال نے مغربی تصورات کو اپنے تصور اسلام کے مطابق بدل لیا ہے۔ بعض اوقات مغرب پر ان کی تنقید نے ایسی صورتیں اختیار کر لیں، جو قرون وسطی کے مذہبی مناظروں کے شایان تھیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ کے مطابق این مری شمل نے پہلے اقبال کی غیر معمولی مدح وستائش کی اس کے بعد ہرزہ سرائی کی اور اقبال پر باطل الزامات لگائے اور علامہ کی علم و شرافت کی تحقیر کی۔ اگر دیکھا جائے تو این مری شمل اقبال کو اپنے انداز میں بیان کرنے کی کوشش میں تھی۔ خطبات اقبال کے پانچویں خطبہ کے آخر میں اقبال مغربی مستشرق اشپنگلر کی اسلام کی مبادیات اور اسلامی تہذیب وتمدن سے متعلق ان غلط فہمیوں کا ذکر کرتے ہیں، جن کا اظہار اس سے اپنی تصنیف "زوال مغرب" میں کیا ہے اقبال بتاتے ہیں۔

"بحیثیت ثقافتی تحریک اشپنگلر نے اسلام کو بڑی ہی غلط اور فاسد نگاہوں سے دیکھا۔ اشپنگلر نہ تو اسلام کا تصور خدا سمجھ سکا اور نہ ہی اسلام کے اصول خاتمیت کی تہذیبی قدر و قیمت کا اندازہ کر سکا۔ اشپنگلر نہ تو اسلام کو سمجھ سکا، اور نہ ہی اس نے ان علمی فکری رویوں کو سمجھنے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07

ماخذ تحقیقی مجلّہ

کی کوشش کی کہ تہذیب و تمدن کی دنیا میں جن کا عروج اسلام کی وجہ سے ہوا۔ اس کا مسئلہ وہی ہے جو کسی مغربی مفکر کا ہو سکتا ہے اس نے ثابت کر دیا ہے کہ مغربی تہذیب کا یونانیت سے مخالفت کا رویہ خود اس کی اپنی فطانت اور فکری بغاوت کا نتیجہ ہے۔ وہ اسلامی تہذیب کو مجوسی قرار دے کر اس بات کو نظر انداز کرنے کی آہانت آمیز کوشش کر رہا ہے کہ یونانیت کے خلاف اصل فکری بغاوت تو اسلام نے کی تھی اور اسلامی فکر کے حوالے سے یہ یونانیت مخالف رویہ مغرب میں رائج ہوا۔۔(۲۵)

اقبال نے بڑے واضح الفاظ میں مغرب کو رد کیا ہے ہم نے مغرب کو توانا آواز میں پیغام دینا ہے کہ ان کی شرق شناسی میں غیر علمی تعصبات پائے جاتے ہیں۔ اشپنگلر جیسا مستشرق اسلام کو مجوسی مذہب سمجھ کر تنقید کر تا رہا۔

"اشپنگلر کی تصانیف زوال مغرب کے سبب وہ اسلام کو بھی مجوسی مجموعہ مذہب سمجھ کر تنقید کرتا رہا، اس لیے اقبال کے مطابق گزشتہ صدیوں میں اسلام پر مجوسیت کا غلاف چڑھایا گیا اگرچہ انہوں نے اس غلاف کو ہٹا کر حقیقی روح کو افشا کیا"۔(۲۶)

اس موضوع پر اقبال نے اپنے خطبے میں ایک طویل بحث پیش کی ہے ساری بحث علوم جدیدہ پر اسلام کے احسانات کی تفصیل یہ ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ اس منہاج کا سہرا مغرب کی بجائے مسلمانوں کے سر ہے۔ راجر بیکن نے اندلس کی اسلامی درس گاہوں میں علم و حکمت کا درس لیا۔ اس کی تصنیف اوپس ماژس پر ابن الہیثم ء کی بصریات اور ابن حزم کے اثرات نمایاں ہیں۔ یورپ نے آخر کار اس حقیقت کو تسلیم کر لیا کہ سائنسی منہاج در اصل مسلمانوں کی دریافت ہے۔(تسہیل خطبات اقبال صفحہ، ۱۴۶۔ ۱۴۷)

اقوام مغرب کی ذمہ داری کے عنوان سے شذرات فکر اقبال مین درج ہے۔

کسی انگریز نے مجھے ایک مرتبہ بتایا کہ اسے یہودیوں سے نفرت تھی کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ وہ خدا کے محبوب ترین لوگ ہیں اس عقیدہ میں دوسری اقوام کی توہین کا پہلو بلکہ غالباً اس کا جواز ہوتا ہے۔(۲۷)

دوسری جگہ اپنی بیاض میں فرمایا۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07
ماخذ تحقیقی مجلہ

مسلم ممالک میں تفریحات: یورپی تبصرہ نگاروں کو مسلمانوں کی خانگی زندگی پر الزام لگانے میں اتنا جلد باز نہیں ہونا چاہیے۔(۲۸) ارتکاب اور مذہب کے عنوان سے: فرانسیسی مستشرق رینان اپنے ارتکاب کے باوجود اپنے ذہن کے بنیادی مذہبی کردار کو ظاہر کرتا ہے لوگوں کے طرز فکر سے ان کے کردار کے متعلق اپنی رائے کی تشکیل میں یہیں محتاط رہنا چاہیے۔(۲۹) اسلام اور مسیحیت دونوں کا مشترک حریف بت پرستی ہے اگرچہ عیسائیت نے اس سے سمجھوتہ کر لیا ہے پر اسلام نے مکمل طور پر اس کو تباہ کر دیا۔(۳۰)

اہل جرمن کو اقبال نے خوش نصیب قوم کہا جسکی وجہ سے یورپ کے قیام کے دوران جرمن ادب سے لگاؤ تھا۔ اقبال کو جرمن ادب سے اس بنا پر وابستگی پیدا ہوئی کی اس میں مشرقی تحریک کے دیگر ممالک کے ادب کی نسبت زیادہ دلکش اور موثر تھی۔ جرمن ادب میں مشرقی تحریک کا آغاز ہرڈر کی تصنیف سے ہوا۔ اقبال میں مغرب کی محبت نہ یورپ جانے سے قبل تھی نہ یورپ کے دوران آئی ان کی نظر مغرب کے ہر پہلو پر تھی اس لیے ان میں مغرب کی کورانہ نقالی کا شائبہ تک پیدا نہ ہوا، اقبال نے یورپ کے تمام سمتوں میں گہری نگاہ سے احاطہ کیا

> "تصریحا مشورہ دوں گا کہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام مستقل طور پر پیش نظر رہے اس میں آپ کو اسلامی ممالک مثلاً افغانستان، بلوچستان اور کشمیر وغیرہ پر ان کی نسلی و نسبی خصوصیات پر مضمون ملیں گے"۔(۳۱)

اقبال نامہ میں خالد خلیل کے نام خط جو انہوں نے سید سجاد کے خط کے جواب میں لکھا۔

> "یورپ نے عقل و الہام کو ہم آہنگ بنانا ہم سے سیکھا ہے۔ اسلام عیسائیت سے کہیں زیادہ سادہ اور عقلی مذہب ہے۔ اس شعبہ میں کیوں بے حسی حرکت رہے۔ ادارہ دینیات کو ایک جدید علم الکلام کی طرح ڈالنی چاہئے۔ ترکی کی نوخیز نسل کو یورپ کی لامذہبیت سے محفوظ و مصئون کر لینا چاہئے۔ یورپ نے اپنے باشندوں کی تعلم و تربیت میں سے مذہب کا عنصر خذف کر دیا ہے۔ اور کوئی اس کا اندازہ نہیں کر سکتا کہ اسکی بے لگام انسانیت کا کیا حشر ہو گا۔ شاہد ایک نئی جنگ کی صورت میں وہ اپنی ہلاکت کا باعث خود ہو"۔(۳۲)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07
ماخذ تحقیقی مجلہ

ماحاصل:

تاہم اس سامراج کے خلاف اقبال نے جہاد کا حق ادا کر دیا۔ چنانچہ بالکل درست لکھا مولانا سید ابو الا علیٰ مودودی نے کہ سب سے اہم کام جو اقبال نے انجام دیا وہ یہ تھا کہ انہوں نے مغربیت اور مغربی مادہ پرستی پر پوری قوت کے ساتھ ضرب لگائی۔ اگرچہ یہ کام اس وقت علمائے دین اور اہل مدارس اور خطیب حضرات بھی انجام دے رہے تھے، مگر ان کی باتوں کو یہ کہہ کر نظر انداز کر دیا جاتا تھا اور کیا جا سکتا تھا کہ یہ لوگ مغربی فلسفہ اور مغربی تہذیب و تمدن سے واقفیت نہیں رکھتے۔ لوگ ان اہل علم کی بات کو کچھ زیادہ وزن نہیں دیتے تھے جو اگرچہ دین سے تو واقف تھے، لیکن مغربی علوم، مغربی فلسفے، مغربی تہذیب اور مغربی زندگی سے پوری طرح واقف نہیں تھے۔ اس کے برعکس اقبال وہ شخص تھا کہ وہ ان سے زیادہ مغرب کو جانتا تھا اور ان سے زیادہ مغرب کے فلسفے اور مغربی علوم سے واقف تھا، اس لیے جب اقبال نے مغربیت، مغربی مادہ پرستی، مغربی فلسفے اور مغربی افکار پر چوٹ لگائی، تو مسلمانوں پر مغرب کی جو مرعوبیت طاری تھی، وہ کافور ہونے لگی اور اصل حقیقت یہ ہے کہ اس مرعوبیت کو توڑنے میں اکیلے اقبال کا کارنامہ سب سے بڑھ کر ہے۔(۳۳) علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں فکر افرنگ کو ابلیسی قرار دے کر استشراق کے ان تمام پہلوؤں پر بات کی ہے جو مسلمانوں کو کمزور کر سکتے ہیں۔ ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام جس میں وہ مسلمانون مین تفرقہ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
رُوحِ محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو
فکرِ عرب کو دے کے فرنگی تخیّلات
اسلام کو حِجاز و یمن سے نکال دو(۳۴)

لیکن یہ امر بڑا تشویش انگیز ہے کہ مغرب کے جس طلسم کو اقبال نے اپنی ضرب کلیمی سے توڑا وہ آج بھی ہم کو دوبارہ نظر آ رہا ہے موجودہ پاکستان میں ہمیں مستشرقین کی چالوں سے بچ کر اپنی تدبیر کرنی ہے۔ علامہ اقبال ایک طویل عرصہ مغربی مکاتب فلسفہ اور دوسرے مغربی علوم کا مطالعہ کرنے اور یورپ میں رہ کر خود مغربی حکماء سے استفادہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ دانش مغرب انسان کو خدا پرستی کی بجائے الحاد اور مادہ پرستی

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07

سکھاتی ہے۔ یہ تہذیب اور اس کے علمی نظریات انسان کو مظاہر پرست بنا دیتے ہیں۔ اس مقالے کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتاہے کہ مغربی مفکرین کا مطالعہ، اقبال کی دانش میں اضافہ کا باعث تو بنالیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ علم کے حصول میں مشرق کے مفکرین نے اقبال کو زیادہ مستفید کیا۔ ان سب سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اقبال نے دوسری زبانوں کا بغور مطالعہ کیا اور ایمان داری سے ان کی تعریف کی اقبال ان تمام حدود و قیود سے بے نیاز تھے۔ اقبال نے بہت سے مصنفین اور شعرا کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اقبال نے بہت سے مشرقی مفکرین کا ذکر مغربی مفکرین کے ساتھ کیا ہے جس سے ان مشرقی ماہرین کی فہم و فراست کو بین الاقوامی سطح پر جانچنے کا درواز دکھلا اور تحقیق و تنقید میں موضوعات و مضامین اور تصانیف کے لیے نئے پہلو سامنے آئے۔ اور مغربی تہذیب نے جو اسلام پر نقطہ چینی کی اس کا رد افکار اقبال میں موجود ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم فکر اقبال کو کس حد تک اپنی زندگیوں میں نافذ کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ دیگر مذاہب نے اسلام کو کس نظر سے دیکھا اور جو دلائل اسلام کے خلاف دیے اس کا رد اس مقالے میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اقبال نے مغرب میں بیٹھ کر اس پر تنقید کی جو اس بات کی دلیل ہے کہ اقبال مغرب سے مرعوب نہیں تھے۔ بلکہ اس کے اچھے کاموں کو سراہتے تھے اور جہاں پر مغرب نے کوئی غلطی کی اس پر سخت تنقید کی۔ مغربی مورخین نے اسلام کے متعلق بڑی غلط رائے قائم کی ہے اس مقالے میں ان کا جواب دلائل سے دینے کی کوشش کی ہے۔ اس سے پتہ چلتاہے اقبال کی نظر بڑی دوراندیش تھی انہوں نے درست وقت میں ان کا رد پیش کیا جو اسلام پر اعتراضات ہوے ان کا جواب جدید فلسفے کی روشنی میں دیا۔

حوالہ جات

۱. جاوید اقبال، ڈاکٹر، زندہ رود، بار (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز طبع سوم ۲۰۱۲ء) صفحہ ۱۴۲۔۱۴۳

۲. الازہری پیر کرم شاہ، ضیاء النبی جلد ششم (لاہور: ضیاء القران پبلی کیشنز ۱۴۱۸ھ) صفحہ ۱۲۳

۳. محمد اقبال، ڈاکٹر، سر، اقبال نامہ، مرتبہ شیخ عطاء اللہ، طبع دوئم یک جلدی (لاہور: اقبال اکادمی ۲۰۱۲ء) ص ۵۵۷-۵۵۸

۴. شیخ عطاء اللہ، حصہ اول (لاہور: شیخ محمد اشرف ۱۹۵۱ء) ص ۲۹۶

۵. بشیر احمد ڈار، انوار اقبال (کراچی: اقبال اکادمی ۱۹۶۷ء) ص ۲۵۱

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07

٦. پیش لفظ، از فتح محمد ملک، مشمولہ "شرق شناسی(از ایڈورڈ سعید)، ترجمہ، محمد عباس، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان،، ۲۰۰۵ء)

۷. اقبال ،مکتوبات اقبال، بنام نذیر نیازی، مرتبہ نذیر نیازی، سید(کراچی:اقبال اکادمی پاکستان ۱۹۵۷ء)ص ۹٦-۹۷

۸. شیخ عطاءاللہ، حصہ دوئم (لاہور: شیخ محمد اشرف ۱۹۵۱ء)ص ۴۵

۹. اقبال ریویو، اپریل ۱۹٦۸، ص ۷۵

۱۰. شیخ عطاءاللہ، حصہ اول (لاہور: شیخ محمد اشرف ۱۹۵۱ء)ص ۱۱۸

۱۱. شیخ عطاءاللہ، حصہ اول (لاہور: شیخ محمد اشرف ۱۹۵۱ء)ص، ۱۲۴

۱۲. محمود نظامی، ملفوظات اقبال، ص ۳۱-۳۲

۱۳. شیخ عطاءاللہ، طبع دوئم یک جلدی (لاہور: اقبال اکادمی ۲۰۱۲ء)ص ۱۴٦

۱۴. شیخ عطاءاللہ، حصہ اول (لاہور: شیخ محمد اشرف ۱۹۵۱ء)صفحہ ۲۲۵

۱۵. بشیر احمد ڈار، انوار اقبال، ص ۱۸۷-۱۸۸

۱٦. شیخ عطاءاللہ، حصہ دوئم (لاہور: شیخ محمد اشرف ۱۹۵۱ء)ص ۲۷٦

۱۷. محمد عبداللہ قریشی، مکاتیب اقبال بنام گرامی، ص ۱٦٦-۱٦۷

۱۸. محمد رفیق افضل، گفتار اقبال، (لاہور: ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان) ۱۹٦۹، ص ۱۵۳-۱۵۴

۱۹. شیخ عطاءاللہ، حصہ دوئم (لاہور: شیخ محمد اشرف) ۱۹۵۱ء ص ۹٦

۲۰. عبداللہ، سید، ڈاکٹر، مطالعہ اقبال کے چند نئے رخ، (لاہور: بزم اقبال کلب روڑ) ۱۹۸۴ء ص ۷۹

۲۱. محمد اکرام، موج کوثر (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ ۲۰۱۹ء)ص ۲۸۰-۲۸۱

۲۲. شذرات فکر اقبال، محمد اقبال، اردو، مترجم ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، مرتبہ ڈاکٹر جاوید اقبال صفحہ ٦۷

۲۳. شذرات فکر اقبال، محمد اقبال، اردو، مترجم ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، مرتبہ ڈاکٹر جاوید اقبال، ص ٦۷

۲۴. دیباچہ پیام مشرق

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 2, (April to June 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-II)urdu-07

ماخذ تحقیقی مجلہ

۲۵. تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ صفحہ ۱۶۰

۲۶. تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ صفحہ ۲۱۹

۲۷. شذرات فکر اقبال، محمد اقبال، اردو، مترجم ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، مرتبہ ڈاکٹر جاوید اقبال (لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم، ۱۹۸۳) صفحہ ۱۱۶

۲۸. شذرات فکر اقبال، محمد اقبال، اردو، مترجم ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، مرتبہ ڈاکٹر جاوید اقبال، ایضا صفحہ ۱۲۳

۲۹. شذرات فکر اقبال، محمد اقبال، اردو، مترجم ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، مرتبہ ڈاکٹر جاوید اقبال، ایضا صفحہ ۱۲۵

۳۰. شذرات فکر اقبال، محمد اقبال، اردو، مترجم ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، مرتبہ ڈاکٹر جاوید اقبال، ایضا صفحہ ۱۳۶

۳۱. اقبال نامہ، مرتبہ شیخ عطاء اللہ، طبع دوئم یک جلدی (لاہور: اقبال اکادمی ۲۰۱۲ء) صفحہ ۵۵۹

۳۲. اقبال نامہ، مرتبہ شیخ عطاء اللہ، طبع دوئم یک جلدی (لاہور: اقبال اکادمی ۲۰۱۲ء) صفحہ ۵۶۲

۳۳. عبد الغنی فاروق، ڈاکٹر، مغرب پر اقبال کی تنقید (لاہور: کتاب سرائے، بیت الحکمت ۲۰۲۳ء) ص ۱۶

۳۴. محمد اقبال، کلیات اقبال اردو، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، طبع یازدہم، ۲۰۱۳ء) صفحہ ۶۵۸